REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۸/۱۳ | ۲۶ شہادت ۱۳۳۸ھش ۲۶ اپریل ۱۹۵۹ء | نمبر ۹۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۵ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز علالت طبع کے باعث کل بھی مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھانے کے لئے تشریف نہیں لا سکے۔ نماز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر ہدایت مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ اور خطبہ دیا۔

جیسا کہ احباب کو علم ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت عرصہ سے کمر درد اور پاؤں میں نقرس کی تکلیف کے باعث ناساز چلی آ رہی ہے۔ اور بہت تھوڑا فرق پڑا ہے۔ احباب خاص توجہ التزام اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور کو جلد صحت یاب فرمائے۔ اور صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے آمین

پاکستان اور مغربی جرمنی کے درمیان تعاون کے بیشمار ذرائع موجود ہیں

پاکستان میں گھریلو صنعتوں کے قیام کیلئے فنی امداد کی ضرورت۔ بون میں جنرل اعظم کی پریس کانفرنس

بون ۲۵ اپریل۔ لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں وزیر بحالیات پاکستان نے جو آجکل مغربی جرمنی کی دعوت پر سرکاری دورے کے سلسلہ میں وہاں گئے ہوئے ہیں۔ کل مغربی جرمنی کے دار الحکومت بون میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اس امر کو واضح کیا۔ کہ پاکستان کی سب سے بڑی ضرورت قومی تعمیر نو ہے۔ آپ نے کہا۔ پاکستان اور مغربی جرمنی کے باہمی تعاون کے لئے بے شمار ذرائع موجود ہیں۔ آپ نے مزید فرمایا دونوں ملکوں میں خیر سگالی اور دوستی کے جو جذبات موجود ہیں۔ وہ دونوں ملکوں کے درمیان تجارت کی توسیع پر منتج ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح ان کی وجہ سے سرمایہ لگانے میں بھی مدد مل سکتی ہے۔ جو دونوں ملکوں کے لئے مفید ہو سکتا ہے۔

اس سوال کے جواب میں کہ پاکستان کے لئے کس قسم کی اقتصادی امداد زیادہ مفید ہوگی۔ جنرل اعظم خاں نے کہا۔ اس وقت ان علاقوں میں جہاں بے خانماں لوگ آباد ہیں۔ چھوٹی اور گھریلو صنعتیں قائم کرنے کے لئے فنی امداد کی بہت ضرورت ہے۔ کیونکہ ایسی صنعتوں کے قائم ہونے سے بے خانماں لوگوں کو روزگار مہیا ہوگا۔ آپ نے کہا پاکستان مہاجرین کو علیحدہ نہیں رکھنا چاہتا بلکہ اس کی کوشش یہ ہے۔ کہ وہ سوسائٹی میں اس طرح گھل مل کر رہیں۔ کہ وہ کسی طرح بھی دوسروں سے علیحدہ نہ نظر آئیں۔ کل جنرل اعظم خاں نے مغربی جرمنی کے وزیر خارجہ سے ملاقات کی۔ آپ مغربی جرمنی کے صدر پروفیسر تھیوڈور ہیس۔ اور وزیر اقتصادیات پروفیسر لڈوگ ارہارڈ سے بھی ملیں گے۔ ۲۹ اپریل کو آپ برلن جائیں گے۔ جہاں آپ ویسٹ برلن ٹریڈ یونین فیڈریشن کی ریلی میں بھی شرکت کریں گے۔ آپ مغربی جرمنی کا دورہ مکمل کرنے کے بعد ۲ مئی کو وہاں سے روانہ ہوں گے۔

نیپال اور روس کے درمیان اقتصادی امداد کے سمجھوتے پر دستخط

سمجھوتے کے تحت روس نیپال کو ۳۰ لاکھ پونڈ سٹرلنگ کی امداد دیگا

کھٹمنڈو ۲۵ اپریل۔ نیپال اور روس کے درمیان اقتصادی امداد کے ایک سمجھوتے پر دستخط ہوئے ہیں۔ جس کے تحت روس نیپال کو ۳۰ لاکھ پونڈ سٹرلنگ کی امداد دے گا۔ دستخط کرنے کی رسم کل نیپال کے دار الحکومت کھٹمنڈو میں ادا کی گئی۔ روسی سفیر نے کل ایک بیان میں کہا عنقریب روسی ماہر نیپال آ کر یہاں کے ترقیاتی منصوبوں کا جائزہ لیں گے۔ اور اس امر کا اندازہ لگائیں گے کہ نیپال کو کس نوعیت کی امداد کی ضرورت ہے۔

لاہور ۲۵ اپریل۔ متروکہ املاک کی چھان بین کے بورڈ نے ناجائز طور پر مقبوضہ شہری املاک زرعی اور صنعتی اداروں کے سینکڑوں مقدمات درج کئے ہیں۔

صدر سکارنو انقرہ پہنچ گئے

انقرہ ۲۵ اپریل۔ انڈونیشیا کے صدر سکارنو کل انقرہ پہنچ گئے۔ صدر جلال بایار اور ان کی کابینہ کے ارکان نیز سفارتی نمائندوں نے ہوائی اڈے پر ان کا استقبال کیا۔

چوہدری عبد اللہ خان صاحب کی تشویشناک علالت

— حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

چوہدری عبد اللہ خان صاحب امیر جماعت کراچی کی شفایابی کے لئے میری طرف سے تین دفعہ دعا کی تحریک شائع ہو چکی ہے۔ ان کے متعلق تازہ اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ کمزوری اور بیماری کی پیچیدگی اور دن بدن بڑھ رہی ہے۔ اور اب ان کو کراچی کے امریکن ہسپتال میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ اور حالت تشویشناک ہے۔ احباب کرام اپنے اس مخلص اور خادم سلسلہ بھائی کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔ ومن کان فی عون اخیہ کان اللہ فی عونہٖ فقط والسلام

خاکسار: مرزا بشیر احمد ۲۳/۴/۵۹

پنچن لامہ کو دلائی لامہ سے ملاقات کی دعوت

مسوری ۲۵ اپریل۔ کل پنڈت نہرو نے دلائی لامہ سے دو دفعہ ملاقات کی۔ صبح کے وقت انہوں نے ۳ گھنٹے تک تبادلہ خیالات کیا تھا۔ انہوں نے چھ بجے شام کا وقت پریس کانفرنس کے لئے مخصوص کر رکھا تھا۔ لیکن وہ اس وقت تک دلائی لامہ سے تبادلہ خیالات کر رہے تھے۔ جس کی وجہ سے وہ پریس کانفرنس میں مقررہ وقت پر نہ پہنچ سکے۔ بھارتی وزیر اعظم نے مسوری پہنچکر بتایا کہ اگر پنچن لامہ یا چین کا کوئی اور افسر دلائی لامہ سے ملاقات کرنا چاہے۔ تو اس کا خیر مقدم کیا جائے گا۔ آپ نے کہا پنچن لامہ نے پیکنگ میں جو تقریر کی ہے۔ اس میں انہوں نے نہ تو بھارت سے انصاف کیا ہے اور نہ چین سے۔ آپ نے کہا تبت کے واقعات کی وجہ سے میری حکومت کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اور ان واقعات نے پیچیدگیاں پیدا کر دی ہیں۔ آپ نے کہا میں دلائی لامہ سے ملاقات کرنے کے بعد کوئی چیز ظاہر نہیں کروں گا۔ مجھے اس سلسلہ میں جو بھی بیان دینا ہوگا۔ پارلیمنٹ میں دوں گا۔ یاد رہے نیو چائنا نیوز ایجنسی نے بھارت پر سخت اعتراضات کئے ہیں۔ اور لکھا ہے کہ وہ چین کے داخلی امور میں مداخلت کر رہا ہے۔

نااہل سرکاری افسر معطل یا برطرف کئے جا سکیں گے

کراچی ۲۵ اپریل۔ صدر نے کل ایک حکم جاری کیا ہے جس کے تحت حکومت پاکستان کا کوئی ملازم اگر نااہل ثابت ہوا۔ تو اسے معطل کیا جا سکیگا۔ اسکا عہدہ گھٹایا جا سکے گا۔ اور اسکو ملازمت سے علیحدہ یا برطرف کیا جا سکے گا۔ یاد رہے اس سے قبل یہ سزائیں صرف ان لوگوں کو دی جا سکتی تھیں جو رشوت ستانی یا بدعنوانی کا ارتکاب کرتے تھے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ — مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۵۹ء

کمیونزم

ریاست دہلی کے مدیر نے کمیونزم پر لکھا ہے:۔

"تبت پر چین کا قبضہ ہونے کے بعد ایشیائی ممالک انتہائی شدت کے ساتھ کمیونزم فوبیا (یعنی کمیونزم سے خوفزدہ ہونا یا دوسرے الفاظ میں کمیونزم گزیدگی کے خوف) میں مبتلا ہو چکے ہیں۔ اور اس سلسلہ میں بھوٹان۔ نیپال۔ سکم اور پاکستان کے حکمران تو بہت ہی خوفزدہ ہیں۔ ...... مہاتما گاندھی کے سب سے بڑے مقلد مسٹر ونوبھاوے نے بھی اس مسئلہ پر خیالات کا اظہار کرتے ہوئے اس ہفتہ اپنی تقریر میں کہا ہے کہ "اگر سروودے (زمین کی تقسیم) کے ذریعہ ہندوستان سے غریبی دور ہو جائے تو کمیونزم سے ڈرنے کی کوئی وجہ نہیں ہندوستان میں کمیونزم کے لئے زیادہ گنجائش نہیں۔ کیونکہ خدا پر لوگوں کے ہزارہا سال کا یقین ان کے اور کمیونسٹوں کے درمیان حائل ہے"۔ ......

کمیونزم کے وسیع ہونے کی صرف ایک ہی وجہ ہے۔ کہ اس سپرٹ کو حاصل کرنے والے دنیا میں اقتصادی انقلاب چاہتے ہیں۔ چنانچہ اگر سکم۔ نیپال۔ بھوٹان اور پاکستان کے حکمران کمیونزم کے خلاف ہیں تو صرف اس لئے کہ ان کی رعایا جو بھیڑوں اور بکریوں کی صورت میں ہے۔ وہ ان کے کھونٹے سے مسلسل بندھی رہے"۔

(ریاست دہلی ۱۳ اپریل ۱۹۵۹ء)

جہاں تک اس نوٹ میں کمیونزم کے پھیلنے کی وجہ کا تعلق ہے ہماری دانست میں یہ صحیح ہے کہ کمیونزم کی کامیابی کی وجہ یہی ہے کہ موجودہ مغربی سرمایہ دارانہ نظام میں اقتصادی افراط وتفریط تلخ صورت اختیار کر چکی ہے۔ اور مزدوری پیشہ لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ ان کی اقتصادی کمزوری کی وجہ یہ ہے کہ چند دولتمند آدمی دنیا کی تمام نعمتوں کو سمیٹے ہوئے ہیں۔ لیکن جہاں تک نوٹ میں یہ کہا گیا ہے۔ کہ بھوٹان۔ سکم۔ اور پاکستان کے حکمران کمیونزم سے محض اس لئے خوفزدہ ہیں۔ کہ وہ اپنی رعایا کو اپنا محکوم رکھنا چاہتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ ان کی رعایا صرف ان کے کھونٹے سے بندھی رہے۔ یہ غلط ہے۔

کمیونزم کے خلاف ان ممالک کے صرف حکام ہی نہیں ہیں۔ بلکہ سمجھدار خواص اور عوام بھی خلاف ہیں۔ اور جو لوگ کمیونزم کے مالہ وما علیہ پر غور کرتے ہیں۔ اور کمیونسٹ ممالک کے حالات سے واقفیت رکھتے ہیں۔ وہ حقیقی طور پر کمیونزم کو ایک گمراہ نظریہ سمجھتے ہیں۔ جو عملاً اس خوبی کا بھی حامل ثابت نہیں ہو سکا۔ جس کی وجہ سے عوام اور مزدور بظاہر اس کے حامی بن جاتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں جو لوگ اس دلآویز مگر تباہ کن اقتصادی انقلاب لانے کی اہمیت کے خیال سے کمیونزم کے عاشق زار بن جاتے ہیں۔ وہ جب چین اور روس میں انسانی ضمیر کی تباہی کے حالات سے واقف ہوتے ہیں۔ تو توبہ توبہ پکارنے لگتے ہیں۔ کمیونزم خواہ نظریۃً کتنا بھی دلآویز ہو۔ تاہم وہ نہ صرف اپنے جابرانہ طریق کار کی وجہ سے ناپسندیدہ ہے۔ بلکہ اسلئے بھی ناپسندیدہ ہے۔ کہ وہ اخلاقی اقدار اور خداپرستی کی نہ صرف کھلم کھلا مخالفت کرتا ہے بلکہ نہایت جابرانہ طریقوں سے مذہب کی جڑیں انسانوں کے دلوں سے اکھاڑنے کی مہم جاری رکھے ہوئے ہے۔ اور کمیونسٹ ملکوں میں آزادی ضمیر کا کوئی مقام ہی نہیں۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ کمیونزم ابتداءً مغربی سرمایہ دارانہ نظام کی برائیوں کا ردّعمل ہے لیکن مادی فلسفہ کی گود میں پرورش پانے کی وجہ سے وہ بجائے ایک اصلاحی تحریک کے ایک عفریتی تحریک بن چکا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ انسان محض عقل سے زندگی کے گہرے اور پیچیدہ مسائل کو حل نہیں کر سکتا۔ صرف اخلاقی اقدار کی ترقی ہی دنیا کے اقتصادی نظام میں وہ توازن پیدا کر سکتی ہے جس میں جبر اور اکراہ کی گنجائش نہیں رہتی۔ ایک انسان جو اپنی قابلیت سے پیدا کر سکتا ہے۔ وہ اسی وقت تک زیادہ پیدا کرے گا جب تک اس کو یقین ہو۔ کہ جو کچھ وہ پیدا کر رہا ہے۔ اس پر اس کو تصرف ہے۔ لیکن ایک مشینی نظام میں وہ اسی قدر پیدا کرے گا۔ جس قدر ایک مشینی نظام توقع کر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں تک قابلیت کی اجرت کا تعلق ہے۔ خود روس اور چین بھی وہ مساوات پیدا نہیں کر سکے۔ اور نہ کبھی کر سکتے ہیں۔ جس کا خوش آیند سبز باغ دکھا کر وہ مزدوروں اور عوام کو بھڑکا کر ممالک کو تباہ کرواتے رہے ہیں۔ چنانچہ روس اور چین میں مزدور مزدور ہی ہیں۔ اور ان کا معیار زندگی اتنا زیادہ پریشان ہے جتنا کہ شاید پہلے بھی نہ تھا۔ صرف طاقت کچھ ہاتھوں سے نکل کر دوسرے ہاتھوں میں چلی گئی ہے۔ ورنہ وہاں مزدوروں کی حالت پہلے سے بھی زیادہ سقیم اور بدتر ہے۔

جس طرح سے کمیونزم کو دنیا کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ وہ یقیناً گمراہ کن ہے۔ اور عوام سمجھتے ہیں۔ کہ کمیونزم ان کے خواب کی تعبیر ہے۔ لیکن جو لوگ ایک دفعہ کمیونزم کے شکنجہ میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ وہ انسانیت کی تمام اقدار سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اور امن وآزادی ضمیر کی روح سے ہاتھ دھو لیتے ہیں۔ دنیا میں اقتصادی توازن اور حقیقی مساوات پیدا کرنے کا صرف ایک ہی طریق ہے۔ اور وہ ہے حقیقی خداپرستی جب انسان حقیقی طور پر خداپرست ہو جاتا ہے۔ تو وہ انسانی سوسائٹی کا بہترین رکن بن جاتا ہے۔ وہ صرف اللہ تعالیٰ سے ہی نہیں ڈرتا۔ بلکہ انسانوں کی خدمت بھی اس کا وطیرہ بن جاتا ہے۔ اور اپنا فالتو مال خوشی سے رفاہِ عام کے لئے دے دیتا ہے۔

ہمارے نزدیک کمیونزم دراصل ان تمام لوگوں کے لئے سزا ہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر صرف دنیا کو اپنا اوڑھنا اور بچھونا بنا لیا ہوا ہے۔ اور جو حرص دنیا کے اشد مریض ہو چکے ہیں۔ اس لئے جو لوگ کمیونزم اختیار کرتے ہیں۔ وہ دراصل اپنی عقل پرستی کے گناہ کی سزا قبول کرتے ہیں۔ اور سزا بسا اوقات دوا کا کام بھی دیتی ہے۔ بہت ممکن ہے۔ کہ حقیقی خداپرستی کی تحریک اپنے پورے زور سے انہی ممالک سے پھر اٹھے۔ جنہوں نے کمیونزم کی سزا کو قبول کر لیا ہے۔

کمیونزم کے خلاف سکم۔ بھوٹان یا پاکستان بلکہ بھارت کے لوگ اس لئے ہیں کہ کمیونسٹ اپنے ملک کی تعمیری مہم کے خلاف ہوتے ہیں۔ اور ہمیشہ تخریبی سرگرمیوں میں مصروف رہتے ہیں۔ چنانچہ ریاست دہلی نے ہی اپنی اشاعت ۲۰ اپریل میں اس پر روشنی ڈالی ہے جو لکھتا ہے۔

"اگر پچھلے اور موجودہ تمام حالات پر غور کیا جائے۔ تو ہندوستان میں تیزی کے ساتھ نہ پھیلنے کی سب سے بڑی ذمہ داری یہاں کے ہندوستانی کمیونسٹوں پر ہے۔ جو کانگرس گورنمنٹ کی مخالفت کرنا اپنا ایمان اور دھرم سمجھتے ہوئے ہندوستان کی ہر بہتری کی سکیم کی مخالفت کرتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہندوستان کی پبلک جب محسوس کرتی ہے۔ کہ یہ لوگ ملک کے مفاد کو نقصان پہونچاتے ہیں۔ تو پبلک کمیونزم سے ہی متنفر ہو جاتی ہے"۔

(ریاست دہلی ۲۰ اپریل ۱۹۵۹ء)

ترسیل چندہ کے متعلق ضروری اعلان

صدر انجمن احمدیہ کا موجودہ مالی سال ۳۰ اپریل کو ختم ہو رہا ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ چندوں کی تمام رقوم جو اس سال وصول ہوئی ہوں۔ وہ سال ختم ہونے سے پہلے خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع ہو جائیں۔ جو رقوم جماعتوں کی طرف سے ۳۰ ماہ حال تک بھی روانہ کر دی جائیں گی۔ ان کے متعلق کوشش کی جائے گی۔ کہ وہ رقوم سال رواں کے حسابات میں محسوب کی جائیں۔ لیکن ۳۰ اپریل کے انتظار میں کوئی رقم روکی نہ جائے۔ بلکہ اس وقت تک جو وصولی ہو چکی ہو۔ وہ فوری طور پر بھجوا دی جائے۔ بعد میں جو رقوم وصول ہوں۔ وہ ساتھ ساتھ بھیجدی جایا کریں۔ جماعتوں کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان سے التماس ہے۔ کہ وہ اس مہینہ خاص طور پر نگرانی فرمائیں۔ کہ کوئی رقم خواہ وہ کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو۔ مقامی جماعتوں میں پڑی نہ رہ جائے۔

(ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

مجالس انصار اللہ کے عہدیداروں کا نیا انتخاب

دستور اساسی انصار اللہ کے مطابق آئندہ تین سال کے لئے مجالس انصار اللہ کے عہدیداروں کا نیا انتخاب اس سال کے شروع میں ہو جانا ضروری ہے۔ ان قواعد کی روشنی میں تمام زعماء، زعماء اعلیٰ اور ناظمین انصار اللہ اضلاع کو فرداً فرداً انتخاب کے لئے چٹھیاں تحریر کی جا چکی ہیں۔ اور الفضل میں بھی متعدد دفعہ اعلان ہو چکا ہے۔ مگر ابھی تک بعض مجالس کی طرف سے نئے انتخاب کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ تمام متعلقہ عہدیداران انصار اللہ کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ حسب قواعد امیر صاحب / صدر مقامی یا ان کے نمائندہ کی زیر نگرانی ان عہدوں کے لئے جلد دوبارہ انتخاب کروا کے منظوری کے لئے نام امیر / صدر صاحب مقامی کی رپورٹ کے ساتھ صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی خدمت میں بھجوا دیں۔

جو مجالس یکم جنوری ۱۹۵۹ء کے بعد قائم ہوئی ہیں۔ یا ان کا نیا انتخاب ہوا ہے۔ ان کے عہدیداروں کے دوبارہ انتخاب کی اس وقت ضرورت نہیں۔

قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

"چُن لیا تُو نے مجھے اپنے مسیحؑ کے لئے"

(رقم فرمودہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی)

نوٹ:- حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کا یہ قیمتی مضمون مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ نے اس جلسہ میں پڑھ کر سنایا جو مورخہ ۲۰ ؍ اپریل کو مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ گولبازار ربوہ کے زیر اہتمام سیرۃ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کے موضوع پر منعقد ہؤا تھا۔ (ادارہ)

آپ میں سے کوئی ایسا نہ ہوگا۔ جس نے یہ دعائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بزبان حضرت اماں جان علیہا السلام نہ پڑھی ہوگی۔ یہ مصرع آپ کو اُس وجود کی اہمیت اور بزرگی و مرتبہ سمجھانے کے لئے کافی ہے کہ جس کو خدا تعالیٰ نے اپنے مسیح کے لئے چن کر چھانٹ لیا وہ کیا چیز ہوگی!

حضرت ام المومنین علیہا السلام کا وجود بھی اس زمانہ کی مستورات کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک نمونہ بنا کر اپنے مرسل مسیح موعودؑ اور مہدی معہودؑ کے لئے رفیق حیات منتخب فرما کر بھیجا تھا۔ اور آپ کی تمام حیات آپ کی زندگی کا ہر پہلو اس پر روشن شہادت دیتا رہا اور دے رہا ہے۔ اور ہمیشہ تاریخ احمدیت میں نیّر درخشاں کی مانند چمک دکھلا کر شہادت دیتا رہے گا۔ آپ نیک عصمت مآب اور تابعدار بیٹی رہیں۔ بہترین رفیق اشارۂ دل پر چلنے والی سچے دل سے ایمان لانے والی اور اپنے عالی شان شوہر کی عاشق بیوی رہیں۔ ملازموں اور تابعین کی نہایت درجہ مشفق مالکہ ہمیشہ ثابت ہوئیں۔ آپ کی نرمی اور شفقت ملازموں کو بگاڑ تو سکتی تھی۔ مگر کوئی فرد آپ پر سختی کا الزام نہ دے سکا ...... نہ دے سکے گا انشاء اللہ۔

آپ نے یتیم پالے اور نہایت پیار محبت سے پالے بن لڑکیوں کو پرورش کیا انکے ہر موقعہ پر حقیقی والدین کی مانند ان کی خوشیاں پوری کیں۔ بھائیوں کی دل و جان سے چاہنے والی بہن اور ان کے دکھ درد کی شریک بنی رہیں۔ تمام میکے اور سسرال کے عزیزوں سے جیسا بھی وقت تھا سخت۔ ورنے ہر طرح نیک سلوک کیا۔ ظاہر و خفیہ اعزا کی ہر صورت امداد پر کمربستہ رہیں۔ ہر نیک کام میں سبقت لے جانے اور جلد سے جلد حصہ لینے کی آپکو تڑپ اور خوشی ہوتی تھی۔ دین لین حساب کتاب میں نہایت محتاط اور مزدور مستحق مزدور کی مزدوری ہو یا چیز لانے والے کا حساب آپ اس کی ادائیگی میں اتنی پھرتی اور اتنی جلدی فرماتیں کہ اکثر لینے والا بھی نادم ہو جاتا یا گھبرا جاتا کئی بار ایسا ہوتا کہ سامان لانے والے تو کہہ رہے ہیں۔ کہ اماں جان ابھی لے لیں گے۔ ذرا ٹھہریں تو سہی! اور آپ رقم پکڑا رہی ہیں کہ نہیں ابھی سنبھالو۔ صبر و رضا آپ کا اظہر من الشمس ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جسکی شہادت دیدی۔

آپکی شفقت بر اولاد کا ذکر بظاہر چھُوٹ گیا ہے مگر نہیں میں نے عمداً اسکو بعد میں رکھا ہے کیونکہ اس کا خالص ذاتی احساسات سے تعلق ہے آپ بہترین ماں تھیں۔ آپ کا پُر از محبت سینۂ صافی نازک ترین مادرانہ جذبات کا حامل تھا۔ اتنا پیار اور اتنا خیال آخر ضعیفی کی عمر تک شاید ہی کسی ماں سے اولاد کو ملا ہوگا سب جانتے ہیں کہ جب انسان زیادہ ضعیف اور قوی کمزور ہو جاتے ہیں تو اس کے تمام فطرتی جذبات بھی قدرے ڈھیل ہو جاتے اور سُست پڑ جاتے ہیں۔ ایک جمود اور بے حسی سی طاری ہو جاتی ہے بوڑھے والدین خود بچہ صفت ہو جاتے ہیں اور اپنے لئے ہی قدرتاً سہارے کے خواہاں ہوتے ہیں۔ ماں کا رنگ بدل جاتا ہے مگر حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کی مامتا۔ ان کی اپنی اولاد کے لئے درد اور تڑپ اور اب تک ننھے بچے کی طرح ہم لوگوں کی چھوٹی چھوٹی تکالیف کا احساس اور خیال یہ نمونہ شاید ہی کہیں نظر آسکے۔ دنیاوی پُر زور تو تربیت حضرت مسیح موعودؑ کے زیر اثر اور اس ایمان کامل کے نتیجہ میں ایک ضروری اور لازمی امر تھا ہی اور ہمارے لئے کیا میں نے آپ کو اپنی روحانی اولاد میں سے اکثر کے لئے ایسی تڑپ کر ایک آہ کے ساتھ پکار کر دعا کرتے سنا ہے کہ شاید کبھی ان کی اپنی ماں نے نہ کی ہوگی۔

اس کے علاوہ آپ کی محبت آپکا ہر تکلیف ہر احساس کا خیال رکھنا چھوٹی چھوٹی بات پر نظر رکھنا کہ ان کو کوئی تکلیف تو نہیں؟ چہرہ دیکھ کر مخفی افسردگی کو بھی پہچان لینا اور مضطرب ہو جانا میں تو کبھی بھی نہیں بھولونگی۔ نہ ہی اس نعمت کی کمی اس دنیا میں پوری ہو سکتی ہے۔ اس ضمن میں کچھ چھوٹے چھوٹے واقعات بھی تحریر ہیں جو کہنے کو چھوٹے مگر اپنے اثر کے لحاظ سے بڑے ہیں۔ ایک بار لاہور میں نے ضروری اشیاء کی خرید سے واپس پر ویسے ہی ذکر کر دیا کہ ایک قمیص کا ٹکڑا خاص میری پسند کا رنگ تھا۔ مگر اسوقت بالکل گنجائش نہ تھی۔ چھوڑ آئی صبر کر کے۔ خاموش ہو گئیں پھر پوچھا کیسا تھا؟ کس دکان پر تھا؟ مگر بظاہر گویا بالکل سرسری سا سوال۔ دو پہر بھر چپ سی رہیں۔ تیسرے پہر کار منگوائی اور تھوڑی دیر کے بعد تشریف لائیں اور وہی کپڑا ایک قمیص کا میرے سامنے رکھ دیا۔ اور کہا کہ "لو بنواؤ اور پہنو ساری دوپہر میرا جی بےچین رہا۔ میرے دل میں جیسے کوئی چٹکیاں لے رہا تھا۔ کہ میری بچی اسوقت روپیہ کم ہونے کی وجہ سے اپنا دل مار کر آگئی ہے"۔

میری بے بی (آصفہ بیگم) جب مجھ سے (میرے میاں مرحوم کے بعد خصوصاً لاہور میں تازہ پارٹیشن کے زمانہ میں) کچھ طلب کرتی یا کوئی خواہش ظاہر کرتی تو اکثر اس کو فرماتیں کہ بے بی تو میری بچی کو نہ ستایا کر جو تیرا دل چاہے مجھے کہو مجھ سے مانگ میں دونگی اس کو کچھ نہ کہہ۔ ان ایام میں حالات کچھ ایسے ویسے ہی تھے میں نے کبھی ظاہر نہیں کیا تھا۔ مگر خاموشی سے میرے پاس کچھ روپیہ رکھ جانا کہ لو تم کو ضروریات کی تکلیف نہ ہو تمہیں آجکل کہیں سے خرچ نہیں آ رہا۔

حضرت سیدنا بڑے بھائی صاحب حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام بچپن سے حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا سے بیحد مانوس تھے اور جوان بچوں والے ہو کر بھی چھوٹی چھوٹی بات جو شکایت ہو یا جو تکلیف ہو حضرت اماں جان کے پاس ہی ظاہر کرنا۔ اور آپ کی محبت ہمدردی اور مشورہ سے تسکین پانا آپکا ہمیشہ طریق رہا۔ ذرا سی بات ہے مگر ماں کی محبت ظاہر کرتی ہے کہ ایک میٹھے تاروں کے گولے سے ہوتے ہیں جو "مائی بڈھی کا جھاٹا" کہہ کر ہمارے پنجاب میں فروخت کرتے اور بچے شوق سے کھاتے ہیں۔ کہیں بچپن میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کو بھی پسند ہوگا۔ میں نے دیکھا ہے کہ بچوں کے پاس دیکھ کر حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا نے فوراً منگوایا کہ میاں کو پسند ہے ان کو دے کر آؤ۔ اسی طرح ہر وقت ہر کھانے پر خیال رہتا تھا۔ کہ یہ "میرے بشریٰ" (حضرت منجھلے بھائی صاحب صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب) کی پسند ہے کوئی دے کر آئے ان کو ابھی اور اہتمام سے کبھی ان کی شوق کی چیز تیار کروا کر بھجواتی رہتی تھیں ذرا خاموش سا دیکھتیں تو پریشان ہو جاتی تھیں۔ یہ مضمون بہت لمبا ہو سکتا ہے یہ چھوٹی چھوٹی باتیں تو نکلتی ہی چلی آئیں گی اب ایک واقعہ تحریر کرنے کے بعد بند کرتی ہوں اپریل ۱۹۵۲ء میں وفات سے کوئی دو یا تین روز ہی پہلے کی بات ہے ضعف بے حد طاری ہو چکا تھا۔ ہر وقت غفلت طاری رہتی تھی بس ایک سانس تھا جو گویا حکم الٰہی کا منتظر چل رہا تھا۔ ہم لوگ (عورتیں) خدمت میں اندر حاضر رہتے اور حضرت منجھلے بھائی صاحب اور دیگر مرد و افراد خاندان برآمدے میں ہوتے حضرت منجھلے بھائی صاحب کو بیحد تڑپ تھی کہ کسی وقت حضرت اماں جان ذرا آنکھ کھولیں تو کچھ مل لوں۔ ایک دفعہ ذرا ہشیار دیکھ کر انکو جلدی سے اندر بلا لیا ہاتھ پکڑ کر بیٹھ گئے۔ طبیعت پوچھی حسب معمول "اچھی ہوں" کہا مگر جب وہ اٹھ کر چلے گئے تو مجھے آہستہ سے کہنے لگیں کہ شریف کو چاء پلوا دو۔ اس کے سر میں درد نہ ہو جائے۔ یا تو اس ضعف کی حالت میں حضرت منجھلے بھائی صاحب کو چھوٹے بھائی صاحب (حضرت مرزا شریف احمد صاحب) سمجھا۔ یا ان کے بھی دیکھنے کی خواہش ہوگی اور خیال کیا کہ وہ بھی باہر ہوں گے اور آگئے ہونگے وہ لاہور تھے اور علیل تھے۔ اسوقت تک پہنچ نہ سکے تھے۔ یا آکر دوبارہ جا چکے تھے۔ غالباً کیونکہ یہ واقعہ بہت ہی وفات کے قریب کے وقت کا ہے۔ اس سے آپ لوگ اس بے نظیر مادری محبت کا اندازہ کر لیں۔ کہ گویا آخری دم ہیں۔ اور "شریف" کے سر درد اور ان کی چاء کا فکر ہے۔

ہزار ہا ہزار رحمتیں تا ابد آپ پر ہر لمحہ نازل ہوتی رہیں۔ یا امی یا ام المومنین!

فقط مبارکہ

تعمیر فنڈ انصار اللہ

موعودہ رقوم جلد ادا کر دی جائیں

شوریٰ مجلس انصار اللہ میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ تعمیر فنڈ انصار اللہ میں اس سال سترہ ہزار روپیہ کی رقم وصول کی جائے تاکہ مرکز اسی سال تعمیر کا کام مکمل کر سکے۔ اور اس سلسلہ میں جو رقوم قرض لیکر خرچ کی گئیں ہیں ان کی بھی ادائیگی ہو جائے تمام اضلاع کے لئے رقوم مقرر کر دی گئی تھیں۔ جملہ مجالس اس امر کا جائزہ لیں کہ کیا وہ موعودہ رقم ادا کر چکی ہیں۔ جسقدر جلد وصولی ہوگی اسی قدر جلد تعمیر کا کام جو شروع ہے مکمل ہو سکے گا۔ عہدہ داران سے التماس ہے کہ رقوم وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ خیرا

(صدر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

خیر و برکت اور تزکیۂ نفس کا ایک اہم ذریعہ

(از مکرم عبد الباسط صاحب شاہد مولوی فاضل مربی سلسلہ احمدیہ مقیم کراچی)

اسلام کے احکام دو حصوں پر منقسم ہیں۔ اوّل حقوق اللہ۔ دوم حقوق العباد۔ چنانچہ قرآن مجید میں آتا ہے بلیٰ من اسلم وجھہٗ للہ وھو محسنٌ۔ کہ مسلمان وہ ہے جو اپنی تمام خواہشات اور توجہات کو خدا تعالے کے لئے وقف کر دیتا ہے اور بنی نوع انسان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتا ہے۔ ان ہر دو حقوق کی بجا آوری کے لئے قرآن مجید میں مفصل اور واضح ارشادات موجود ہیں۔ عبادات میں سے نماز اور زکوٰۃ سر فہرست ہیں۔ نماز حقوق اللہ کی بجا آوری کا ایک اہم ذریعہ ہے اور زکوٰۃ حقوق العباد کی بجا آوری کے مختلف طریقوں میں سے ایک اہم طریق ہے۔

زکوٰۃ اسلامی نظام مالیات کا ایک اہم حصّہ ہے اور قرآن مجید میں اس کی اہمیت و عظمت کی طرف بار بار توجہ دلائی گئی ہے۔ چنانچہ فرمایا۔

خذ من اموالھم صدقۃ
تطھّرھم وتزکیھم بھا

اموال کے ساتھ بنی نوع انسان کی غیر معمولی محبت اور خواہش کی وجہ سے ان کو اللہ تعالےٰ کے رستہ میں خرچ کرنا ایک قربانی بن جاتا ہے ورنہ اگر غور کیا جائے تو مال و دولت خدا تعالیٰ کا ایک ایسا فضل ہے۔ جو محض انسانی تدابیر اور عقل سے نہیں ملتا۔ دنیا میں بے شمار ایسی مثالیں موجود ہیں کہ بڑے بڑے عقلمند اور دانا لوگ غربت و افلاس کی زندگی بسر کرتے ہیں اگر اموال کے حصول کا مدار عقلوں پر ہوتا تو ایسے دانا لوگ یقیناً دنیا کے متمول ترین انسان ہوتے پس خدا تعالےٰ کے عطا کردہ قویٰ اور طاقتیں اسی صورت میں بہتر اور نتیجہ خیز ثابت ہوتی ہیں۔ جب ان کے ساتھ مشیت خداوندی بھی شامل ہو انسانی عقل۔ علم۔ فن تجربہ یہ سب خدا کی نعمتیں ہیں لیکن یہ نعمتیں مال و دولت کے حصول کا ذریعہ نہیں بن سکتیں جب تک خدا تعالےٰ کا منشاء کسی کو دن سے بہرہ ور کرنے کا نہ ہو۔ پس جبکہ مال کا حصول خالص خدا تعالیٰ کے فضل کا مرہون منت ہے تو اس کی عطا کی ہوئی اس نعمت کو اسی کے رستہ میں خرچ کر دینا اور اس سے اس کی خوشنودی حاصل کر لینا یقیناً بڑا منفعت بخش کاروبار ہے

اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں زکوٰۃ کی ادائیگی کو تزکیہ نفس کا ذریعہ بیان کیا ہے یہ امر بھی اپنے اندر بڑی حکمت رکھتا ہے۔ کیونکہ کوئی انسان اسوقت تک اللہ تعالےٰ کے رستہ میں خرچ کرنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا جب تک اسے خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان کامل یقین معرفت اور بنی نوع انسان کی ہمدردی نہ ہو۔ اور یہی وہ چیزیں ہیں جنہیں سے ہر ایک تزکیہ نفس کا ذریعہ ہے۔ زکوٰۃ نہ صرف نظام مالیات کا ایک حصہ ہے۔ بلکہ اس جہت سے یہ ترقی درجات اور ایمان باللہ کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

تزکیہ کا مطلب جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے پاکیزگی ہے لیکن لغت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نشو ونما پانا اور ترقی کرنا بھی اس کے مفہوم میں شامل ہے اگر اسی لحاظ سے دیکھا جائے تو زکوٰۃ کی ادائیگی کوئی مشکل اور نقصان دہ امر نہیں رہتا۔ بلکہ مفید اور نفع بخش کام ہو جاتا ہے۔ ظاہری طور پر بھی زکوٰۃ کی ادائیگی سے اموال کی زیادتی کی کئی وجوہ ہو سکتی ہیں۔ مثلاً جو شخص یہ خیال کرے کہ اللہ تعالےٰ نے اس پر کتنا فضل کیا ہے کہ اسے وہ تمام طاقتیں اور صلاحیتیں عطا کیں جن سے وہ اللہ تعالےٰ کے فضل یعنی مال کو حاصل کر سکے اور دوسری طرف وہ ان غرباء کو دیکھے جن کو اس کے مقابل میں فقر و فاقہ اور تنگی سے بسر اوقات کرنا پڑتا ہے تو اس کا دل جذبات شکر اور جذبات ہمدردی سے پُر ہو جائے گا اور وہ جہاں ایک طرف اپنی صلاحیتوں اور طاقتوں کے شکریہ کے طور پر ان کا بہتر طور پر استعمال کرے گا۔ اور اس طرح مال میں اضافہ کی صورت پیدا ہو گئی۔ وہاں غرباء سے ہمدردی اور غمخواری کے جذبات بھی اسے اس بات کی تحریک کریں گے۔ کہ وہ اپنے تمام ذرائع آمد کو بروئے کار لائے۔ تاکہ غرباء کی زیادہ سے زیادہ مدد کر سکے۔

اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں انفاق فی سبیل اللہ کرنے والوں کو دانا اور عقلمند کسانوں سے تشبیہ دی ہے۔ جو ایک ایک دانے سے کئی دانے حاصل کرتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا۔

مثل الذین ینفقون اموالھم
فی سبیل اللہ کمثل حبۃ
انبتت سبع سنابل
فی کل سنبلۃ مائۃ حبۃ
واللہ یضٰعف لمن یشاء
واللہ واسع علیم۔ (بقرہ)

یعنی اللہ تعالیٰ کے رستہ میں خرچ کرنیوالوں کے اموال کی مثال بیج کی سی ہے۔ جو سات بالیاں پیدا کرتا ہے اور ہر بالی میں سو سو دانہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ جسے چاہتا ہے بڑھا چڑھا کر دیتا ہے اور وہ وسعت بخشنے والا اور جاننے والا ہے۔

اس ارشاد سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح ایک کسان کھیت میں دانے بکھیرتے وقت بظاہر تو ان دانوں کو ضائع کر رہا ہوتا ہے لیکن حقیقتاً وہ ان کو ضائع نہیں کرتا بلکہ ان کی افزائش کا سامان کر رہا ہوتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرنے والا اپنے اموال کو ضائع نہیں کرتا۔ کیونکہ فراخی اور وسعت خدا تعالےٰ ہی بخشتا ہے اور اس کی راہ میں خرچ کرنے والا فراخی اور وسعت سے کیسے محروم رہ سکتا ہے۔ یقیناً ایسا شخص اللہ تعالےٰ کی طرف سے بہتر اجر پاتا ہے نہ صرف اگلے جہان میں بلکہ اس جہان میں اللہ تعالےٰ خود اس کا کفیل ہو جاتا ہے اور اپنے رستہ میں خرچ کرنے والے کو کبھی دنیا میں ذلیل اور رسوا نہیں ہونے دیتا۔ البتہ ایسے لوگ جو اللہ تعالےٰ کے رستہ میں خرچ نہ کریں اور بخل سے کام لیں ان کے متعلق خدا تعالےٰ فرماتا ہے

والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم یوم یحمیٰ علیھا فی نار جھنم فتکوی بھا جباھھم وجنوبھم وظھورھم ھٰذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون (توبہ)

ترجمہ:۔ اور وہ لوگ بھی جو سونے اور چاندی کو جمع رکھتے ہیں اور اللہ تعالےٰ کے رستہ میں خرچ نہیں کرتے ان کو دردناک عذاب کی خبر دے۔ یہ عذاب اس دن ہوگا جبکہ اس جمع شدہ سونے اور چاندی پر جہنم کی آگ بھڑکائی جائے گی۔ پھر اس سونے اور چاندی سے ان کے ماتھوں اور پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغ لگائے جائیں گے اور کہا جائے گا کہ یہ وہ چیز ہے جس کو تم اپنی جانوں کے لئے جمع رکھتے تھے۔ پس جن چیزوں کو تم جمع کرتے تھے ان کا مزہ چکھو۔

اس حکم خداوندی سے معلوم ہو گیا کہ انفاق فی سبیل اللہ نہ کرنے والوں اور اموال سے اتنی محبت کرنے والوں کے لئے جو اپنے غریب بھائیوں کی ضروریات پوری کرنے کی بجائے مال کو جمع کرنا اور گن گن کر رکھنا پسند کرتے ہوں اور جن کے دل محبت و ہمدردی کے جذبہ سے یکسر خالی ہو چکے ہوں اور اپنے خزانوں پر سانپ کی طرح بیٹھے ہوئے ہوں اللہ تعالےٰ نے ان کے لئے کتنی شدید اور عبرتناک سزائیں تجویز کی ہیں۔ یہ مال و دولت جو بخل و حرص پیدا کرے۔ اس دنیا میں بھی مالدار کو سکھ اور اطمینان سے زندگی بسر نہیں کرنے دیتا بلکہ ہر وقت گھبراہٹ۔ بے چینی۔ خوف۔ اور بے اطمینانی اس پر مسلط رہتی ہے اور یہی جذبات و خیالات آخرت میں اپنی پوری شدت سے متمثل ہو کر اس کے سامنے آ جائیں گے۔ پس انفاق فی سبیل اللہ کرنے والوں پر اللہ تعالےٰ کے انعامات اور اس کے مقابل بخل سے کام لینے والوں سے اللہ تعالےٰ کی ناراضگی کے ارشادات کو سامنے رکھ کر اللہ تعالےٰ اور یوم آخرۃ پر ایمان رکھنے والا ہر شخص اپنا رستہ باآسانی متعین کر سکتا ہے۔

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ زکوٰۃ کی ادائیگی صاحب نصاب کے تزکیۂ نفس اور مال بڑھنے کا موجب تو ضرور ہے لیکن یہ غرباء پر کوئی احسان اور بخشیش نہیں ہے کیونکہ زکوٰۃ غرباء کو نہیں دی جاتی بلکہ صاحب امر کو دی جاتی ہے اور غرباء امراء کے اموال میں اپنا حق اور حصّہ رکھتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ومما رزقنٰھم ینفقون کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔ ”زکوٰۃ وہ خرچ ہے جو قرآن کریم میں فرض کیا گیا ہے اور اس کی حکمت یہ بتائی گئی ہے کہ تمام انسانوں کی دولت دوسرے لوگوں کی مدد سے کمائی جاتی ہے اور اس کمائی میں بہت دفعہ دوسروں کا حق شامل ہوتا ہے جو باوجود انفرادی طور پر دوسروں کا حق ادا کر دینے کے پھر بھی دولتمند کے مال میں باقی رہ جاتا ہے مثلاً ایک مالدار آدمی ایک کان سے فائدہ اٹھاتا ہے وہ کان کے مزدوروں کو ان کی مزدوری پوری طرح ادا بھی کر دے تو بھی وہ جو کچھ ان کو ادا کرتا ہے وہ ان کی مزدوری ہے۔ مگر قرآن کی تعلیم کے مطابق وہ لوگ بھی اس کان میں حصہ دار تھے۔ کیونکہ قرآن کریم بتاتا ہے کہ دنیا کے سب خزانے تمام بنی نوع انسان کے لئے پیدا کئے گئے ہیں نہ کہ کسی خاص شخص کے لئے۔ پس مزدوری ادا کر دینے کے بعد بھی حق ملکیت جو مزدوروں کو حاصل تھا ادا نہیں ہوتا اس کی ادائیگی کی یہ صورت ہو سکتی تھی کہ ان مزدوروں کو کچھ زائد رقم بھی دی جائے۔ مگر اس سے بھی وہ حق خدمت ادا نہیں ہو سکتا تھا۔ کیونکہ اس طرح ان چند مزدوروں کو تو ان کا حق ادا ہو جاتا مگر باقی دنیا بھی تو اس میں حقدار تھی ان کا حق ادا ہونے سے رہ جاتا۔ پس اسلام نے یہ حکم دیا کہ اس قسم کی کمائی میں سے کچھ حصہ حکومت کو ادا کیا جائے تاکہ وہ اسے تمام لوگوں میں مشترک طور پر خرچ کرے.......

اسی طرح جو شخص مال جمع کرتا ہے اس کے مال جمع کرنے کی وجہ سے دوسرے لوگ اس مال سے نفع حاصل کرنے سے محروم ہو جاتے ہیں جو اس مال میں ازل سے شریک مقرر کئے گئے تھے۔ پس اس مال پر بھی شریعت نے زکوٰۃ مقرر کی ہے۔ گو جس وقت وہ مال کمایا گیا تھا اس پر زکوٰۃ دی گئی تھی۔ لیکن پہلے زکوٰۃ تو اس حق کے بدلہ میں تھی جو اس مال میں دوسروں کو حاصل تھا۔ اور دوسری زکوٰۃ اس وجہ سے ہے کہ اس مال کو بند رکھنے کی وجہ سے وہ اس سے فائدہ اٹھانے سے محروم کر دئیے گئے۔“

(تفسیر کبیر جلد اوّل جزو اول صفحہ ۱۲۶-۱۲۵)

درخواست دعا

خاکسار کچھ عرصہ سے بعارضہ پیچش بیمار ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے صحت عطا فرمائے آمین۔ (مظفر احمد دار الصدر غربی)

اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا ایک زندہ نشان

درویشان قادیان کی تمدنی زندگی پر ایک نظر

از مکرم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی معاون ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

گذشتہ سال بدر کے "مسیح موعود نمبر" میں خاکسار کا ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ جس میں خاکسار نے یہ بتانے کی کوشش کی تھی کہ تقسیم ملک کے وقت درویشوں کا قادیان میں قیام قطعی نامساعد حالات میں عمل میں آیا تھا۔ بلکہ ایک استحالۂ عقل تھا۔ جسے درویشوں کے کمال خلوص اور بے مثال جذبۂ تسلیم و رضا نے ممکن بنا دیا تھا اس مرتبہ خاکسار نے درویشوں کے قابل قدر وجود کو صداقت حضرت مسیح موعودؑ کے ایک دوسرے آئینے میں ڈھالنے کی کوشش کی ہے ——— لیجئے آپ بھی دیکھئے —!

تقسیم ملک کے وقت جب درویشوں نے اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے نام قیام قادیان کے لئے پیش کئے تھے اس وقت حالات کی روح فرسا کیفیت اور غیر معمولی نوعیت کے باعث یہ تو قطعاً ناممکن تھا کہ ان کی صلاحیتوں اور قابلیتوں کی جانچ کی جاتی اس افراتفری کے عالم میں زیادہ سے زیادہ اگر کچھ مدنظر تھا تو صرف یہ کہ جماعت احمدیہ کے مقدس مقامات کو تین سو تیرہ زندہ لاشوں کی ضرورت ہے۔ ایسے سرفروشوں کی ضرورت ہے۔ جو نتائج و عواقب سے بے نیاز ہو کر برضا و رغبت ظلم و تشدد کی قربانگاہ پہ اپنے سر جھکا دیں۔ اور اپنی مظلومیت کے بل پر تاریخ احمدیت کے ایک درخشندہ باب کا عنوان بن جائیں اور اس طرح تین سو تیرہ کا تاریخی اور مبارک عدد عالم وجود میں آ کر اس امر کا ثبوت بہم پہونچا دے کہ جس طرح اسلام کے دورِ اوّل میں اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ۳۱۳ جانفروش عطا فرمائے اور پھر جس طرح اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے ابتداء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ۳۱۳ مخلص صحابہ عطا فرمائے تھے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مثیل مسیح موعودؑ یعنی حضرت مصلح موعود کو بھی ۳۱۳ مخصوص مخلصین عطا فرمائے ہیں۔ گویا اسلام کا ہر دور مادیت کے پرستاروں اور شمع صداقت کو اپنی پھونکوں سے بجھانے کی ناکام کوشش کرنے والوں کے سامنے ۳۱۳ کی تعداد پیش کر کے ان کی عقلوں کو سرگردان کر دیتا ہے۔ اور ظاہر بینوں کے لئے ایک عقل سوز نظارہ پیدا کر دیتا ہے ——— ایک ایسا نظارہ جس کے سامنے مخالفین کے تمام اندازے اور اندیشے غلط ہو جاتے ہیں۔ اور پھر وقت آتا ہے کہ ان عجائب کے کارنامے مرتب کرتے وقت مورخین کے قلم سکتے میں آ جاتے ہیں!

قادیان میں درویشوں کے قیام کے وقت یہ جائزہ لینے کا تو کوئی موقعہ ہی نہ تھا کہ جن درویشوں نے اپنے نام پیش کئے ہیں۔ ان میں سے کون کن کوائف کا مالک ہے۔ اور نہ یہ سوچنے کا کوئی موقعہ تھا کہ آگے چل کر قادیان کی تمدنی زندگی میں ہمارے اس محصور ماحول کے لئے کس قسم کے آدمیوں کی ضرورت ہوگی۔ اس وقت اگر کچھ پیشِ نظر تھا تو وہ صرف یہی تھا کہ ہماری اس مقدس بستی قادیان کو تین سو تیرہ کفن بردوش اور سر بکف دیوانوں کی ضرورت ہے۔ ایسے دیوانوں کی، جن کی دیوانگی پر عالم بالا میں فرشتے بھی رشک کریں۔ اور جس کے سامنے فرزانگی فرط ندامت سے سر جھکا لے ———!

وہ زمانہ آج بھی میری نظروں کے سامنے ہے، جب میرے درویش بھائیوں نے موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر قہقہے لگائے تھے اور اپنی تین سو تیرہ کی تعداد اور "درویش" کا لقب پانے پر اتنے خوش تھے کہ گویا انہوں نے اپنے مقصدِ حقیقی کو پا لیا ہے۔ اور انہیں سکونِ سرمدی حاصل ہو چکا ہے۔

بہرحال اس وقت کسی بھی درویش کی اس رنگ میں کوئی جانچ نہ کی گئی تھی۔ کہ وہ درویشی کے آئندہ دور میں احمدیت کی کس قسم کی خدمت بجا لانے کے قابل ہوگا۔ اس لئے کہ وہ زمانہ ہی ایسا تھا کہ "آئندہ" کا لفظ درویشوں کے لغت سے وقتی طور پر مٹ چکا تھا۔ جو کچھ تھا۔ وہ "حال" ہی تھا۔ اور حال کے لئے جس چیز کی ضرورت تھی، وہ خدا کے فضل سے ہر درویش کے چہرے پر مرتسم تھی۔

مگر جہاں اللہ تعالیٰ کا دست تصرف کار فرما ہو۔ وہاں انسانی تگ و دو کی ضرورت "اسلمت" سے زیادہ کچھ نہیں ہوتی ؎

سپردم بتو مایۂ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را

اس سے آگے کے کام اللہ تعالیٰ کی قدرتِ بے پایاں اپنے دستِ غیب سے خود انجام دیتی ہے۔ درویش صرف اتنا ہی جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے ان کی جانوں کا ہدیہ ناچیز طلب فرمایا ہے۔ اور انہوں نے اپنے سر آستانۂ الوہیت پر جھکا دئے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ ان سرفروشوں نے "حال" میں سے کامیابی کے ساتھ گذر کر مستقبل کی جدوجہد سے دوچار ہونا ہے۔ اس لئے وہ خود اپنے مستقبل کے لئے انتظامات فرما رہا تھا۔

عمرانیات کا ایک عام فہم سا اصول ہے کہ تمدنی دنیا میں ایک گدا سے لے کر بادشاہ تک اپنی مدنیت کو خوشگوار بنانے کے لئے اور اپنی ضروریات بشری کے لئے ایک ماحول کا دست نگر ہے۔ ایسا ماحول جو اس کی تمام تر ضروریات بشری کو پورا کر سکے۔ آج کی دنیا میں ہمیں ایک انتہائی ترقی یافتہ معاشرہ میسر ہے اور ہماری اجتماعیت کا دائرہ اتنا سکڑ چکا ہے کہ اقتضائے بشری کو پورا کرنے والی سہولیات گویا خود چل کر ہمارے پاس پہنچتی ہیں۔ مگر اس کے باوجود ہم مجبور ہوتے ہیں۔ کہ اپنی ضرورت کو لے کر حجام یا دھوبی کے پاس پہنچیں۔ اور آج سے ہزاروں سال پہلے کی حجری دور میں بھی جب کہ انسان ابھی پوری طرح متمدن نہیں ہوا تھا۔ اور اس کی انفرادیت اجتماعیت کی لذتوں سے ناآشنا تھی اور اس کی ضروریات نہ ہونے کے برابر تھیں۔ تب بھی وہ اپنی انہی مختصر سی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے دوسروں کا محتاج تھا۔

اس ناگزیر اصول کے تحت جب درویشوں نے اپنے "حال" میں سے گذر کر مستقبل کی وادی میں قدم رکھا۔ تو انہیں اپنے معاشرہ کی عمارت تعمیر کرنا ضروری تھی۔ اور اس کے لئے ضروری تھا کہ ہم میں ہر ہنر اور ہر پیشہ جاننے والے موجود ہوتے۔ اور جب ہم درویشی کے بالکل ابتدائی دور کے ان ایام کو دیکھتے ہیں جب ہمارے بعض بد اندیشوں نے مغربی پنجاب سے آئے ہوئے زخم خوردہ شرنارتھیوں کے مجروح جذبات کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک ایسا مخالفانہ اور اشتعال انگیز ماحول پیدا کر دیا تھا کہ غیر مسلموں نے ہمارا مکمل طور پر بائیکاٹ کر دیا۔ اور ہمارے ایریا کے چاروں طرف مسلح پہریدار لگا دئے گئے۔ اور ہم گویا باقی دنیا سے کٹ کر مظلومانہ طور پر "شعب ابی طالب" میں محصور ہو گئے تھے۔ تو ہمیں بدیہی طور پر نظر آتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا دستِ قدرت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا معجزہ ہی تھا کہ درویشوں کی اس نہایت مختصر سی تعداد میں بھی ایسے تمام لوگ موجود تھے۔ جن کا وجود معاشرے کی تعمیر کے لئے ضروری ہوتا ہے۔

ہو سکتا ہے کہ کوئی مخالف اسے محض ایک اتفاق قرار دے۔ مگر اس کے ساتھ ہی اسے یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ یہ ایک معجزانہ اتفاق تھا ورنہ ایسے اتفاقات عامۃ الورود نہیں ہوتے کہ تین سو تیرہ کی قلیل تعداد میں ایک چھوٹے سے چھوٹے پیشہ ور سے لے کر بڑے سے بڑے علماء تک موجود ہوں۔ جو آئندہ چل کر اپنے ماحول اور معاشرہ کی ہر قسم کی ضروریات کو بدرجۂ اتم پورا کر سکیں اور اس مختصر سی خدائی جماعت کو اپنی کسی ضرورت کے لئے کسی کا دست نگر نہ ہونا پڑے ———!

مگر اللہ تعالیٰ کی شان دیکھئے کہ جب تقسیم ملک کی آفات و شدائد کا طوفان تھم چکا اور ہمیں ہر وہ ضرورت پیش آئی جو متمدن زندگی کے لئے لابدی ہوتی ہے۔ تو قدرتی طور پر ہمیں جستجو ہوئی کہ ہم میں سے کون کس کام کا اہل ہے۔

یہاں یہ ذکر کر دینا ضروری ہے کہ چونکہ درویش قادیان کی وسیع آبادی کے مختلف محلوں سے تعلق رکھتے تھے اور یا پھر پنجاب کے مختلف علاقوں سے زیارتِ مقامات مقدسہ یا تعلیم کی غرض سے آئے ہوئے تھے اس لئے بہت کم درویشوں میں باہمی شناسائی تھی۔ اسی لئے ایک دوسرے کے پیشوں یا صلاحیتوں کا علم نہ تھا اور ان ابتدائی ایام میں تمام درویشوں کی مصروفیات نمازوں اور پہرہ و دعاؤں پر ہی مشتمل تھیں۔ اور تمام درویشوں کو کھانا دونو وقت لنگر خانہ سے ملتا تھا۔

پس جب ہم اس عارضی دور میں سے گذر چکے اور مخالفت کی آندھیاں تھمنے لگیں تو ہمارے لئے قدرتی طور پر یہ ضروری تھا۔ کہ ہم اپنے معاشرے کو ترتیب دیں تاکہ ہمارا اندرونی ماحول جو ظاہری طور پر بے ترتیب سا تھا۔ اب باقاعدہ مدنیت پذیر ہو جائے تاکہ ہم اپنے حوائج اور ضروریات کو پورا کر سکیں اس سے بھی زیادہ ہمیں اس امر کی ضرورت تھی۔ کہ ہم میں ہر ہنر اور ہر پیشہ کے جاننے والے لوگ موجود ہوں تاکہ ہم کسی کے دست نگر نہ رہیں۔ دست نگر رہنا یوں بھی ایک عیب اور خامی تھی۔ مگر اس اعتبار سے تو یہ خامی نقصان کا باعث ہو سکتی تھی۔ کیونکہ گو تقسیم ملک والے ہنگامے فرو ہو چکے تھے۔ لیکن دلوں کی صفائی ابھی نہیں ہوئی تھی۔ اور مخالفین اندر ہی اندر ہمارے ساتھ مکمل بائیکاٹ کی اسکیمیں بنا رہے تھے۔ باقی

اعانت الفضل

مکرم عبد الحکیم صاحب آف گنج مغلپورہ نے اپنی خوشدامن محترمہ زینب بیگم صاحبہ والدہ مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ سیرالیون کی طرف سے کسی مستحق کے نام ایک سال کے لئے خطبہ نمبر جاری کرنے کے لئے مبلغ -/۵ روپے بطور اعانت ارسال فرمائے ہیں۔ جزاہ اللہ

مرحومہ کی وفات ۲۱ ؍ ۵۹ کو ہوئی تھی۔ احباب دعا فرما دیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انکی مغفرت فرمائے

(مینیجر الفضل)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے ✦

تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران کی منظوری از یکم مئی ۱۹۵۹ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۶۲ء دی جاتی ہے۔ احباب نوٹ فرمائیں۔ (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

نام	عہدہ	مکمل ایڈریس
مولوی محمد انور صاحب	پریذیڈنٹ	انور آباد تحصیل نارہ ضلع لاڑکانہ
ماسٹر محمد نواز صاحب	وائس پریذیڈنٹ	// //
ماسٹر عبدالحکیم صاحب	سیکرٹری مال	// //
حکیم عبدالکریم صاحب	سیکرٹری امور عامہ	// //
میاں علی نواز صاحب	سیکرٹری اصلاح وارشاد	// //
چوہدری عبدالحق صاحب	پریذیڈنٹ و امین	چک ۱۶۰ مراد - ضلع بہاولپور
چوہدری بشیر احمد صاحب دوکاندار	سیکرٹری مال - محاسب	چک ۱۶۱ مراد ڈاکخانہ خاص ضلع بہاولپور
چوہدری شیر محمد صاحب	پریذیڈنٹ	چک ۳۳ دھارووالی ڈاکخانہ خاص - تحصیل وضلع شیخوپورہ
چوہدری روشن الدین صاحب	سیکرٹری مال	// // //
چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب	سیکرٹری امور عامہ	// // //
چوہدری غلام فرید صاحب	سیکرٹری اصلاح وارشاد	// // //
چوہدری علی احمد صاحب	سیکرٹری ضیافت	// // //
شیخ بشیر احمد صاحب آزاد انبالوی	پریذیڈنٹ سیکرٹری مال	منڈی مریدکے ضلع شیخوپورہ
شیخ محمد رشید صاحب	محاسب	// //
چوہدری رستم علی صاحب	پریذیڈنٹ	جمال پور - ڈاکخانہ دریا خاں مری ضلع نوابشاہ
چوہدری نور احمد صاحب	سیکرٹری مال	// // //
چوہدری رسول بخش صاحب	سیکرٹری اصلاح وارشاد	// // //
چوہدری شاہ محمد صاحب	سیکرٹری ضیافت	// // //
چوہدری غلام سرور صاحب	پریذیڈنٹ سیکرٹری مال	چک ۵۵ / ۲-ایل محمود پور تحصیل اوکاڑہ ضلع منٹگمری
چوہدری محمد صادق صاحب	سیکرٹری ضیافت	// // //
چوہدری نصر اللہ خان صاحب	وائس پریذیڈنٹ - امین	// // //
چوہدری غلام حیدر صاحب	سیکرٹری زراعت	// // //
میاں شیر محمد صاحب	پریذیڈنٹ	جھنڈ کنہ ڈاکخانہ شاہ نگر ضلع جھنگ
رائے محمد نواز صاحب	سیکرٹری مال	// // //
رائے صالح محمد صاحب	پریذیڈنٹ سیکرٹری مال	ٹھٹھہ جوئیہ ڈاکخانہ ربانہ براستہ سلانوالی ضلع سرگودھا
میاں احمد دین صاحب انصاری	سیکرٹری اصلاح وارشاد - امام الصلوٰۃ	// //
خان دانشمند خان صاحب	پریذیڈنٹ	ٹپی ضلع پشاور
فقیر اللہ خان صاحب	سیکرٹری مال - فیلڈ اسسٹنٹ ترنام فارم ضلع پشاور	
حکیم فضل محمد صاحب	سیکرٹری تعلیم	مین بازار ٹپی ضلع پشاور
ماسٹر ضیاء الدین صاحب	پریذیڈنٹ	محلہ دارالبرکات ربوہ ضلع جھنگ
چوہدری غلام حسین صاحب	سیکرٹری مال	// // //
شیخ جلال الدین صاحب	سیکرٹری امور عامہ	// // //
شیخ احمد علی صاحب	سیکرٹری اصلاح وارشاد	// // //
چوہدری محمد اسحٰق صاحب	سیکرٹری تعلیم	// // //
میاں عنایت اللہ صاحب صابر	سیکرٹری وصایا	// // //
مولوی محمد ابراہیم صاحب بھامڑی	پریذیڈنٹ	محلہ دارالنصر ربوہ ضلع جھنگ
بابو محمد بخش صاحب	سیکرٹری مال	// //
فتح محمد صاحب	سیکرٹری امور عامہ	// //
ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب	// اصلاح وارشاد	// //
پروفیسر حمید اللہ صاحب	// تعلیم	// //
عبدالمجید خان صاحب	// وصایا	// //
ملک ولائیت خان صاحب	آڈیٹر	// //
چوہدری فضل الٰہی صاحب	پریذیڈنٹ	محلہ دارالرحمت غربی "ب" ربوہ ضلع جھنگ
حمید اللہ صاحب کوثر	سیکرٹری مال	// //
چوہدری عبداللطیف صاحب	سیکرٹری امور عامہ	// //
ٹھیکیدار محمد رمضان صاحب	سیکرٹری اصلاح وارشاد - تعلیم	// //
چوہدری محمد اکمل صاحب	سیکرٹری وصایا۔	// //
چوہدری محمد صدیق صاحب واقف زندگی	پریذیڈنٹ	محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ
عبدالستار صاحب کلرک فضل عمر ہوسٹل	سیکرٹری مال	// //
مستری عبدالرحیم صاحب	سیکرٹری امور عامہ	// //
چوہدری محمد شریف صاحب فاضل	سیکرٹری اصلاح وارشاد	// //
سعید احمد صاحب رحمانی	سیکرٹری تعلیم	// //
مولوی عطا محمد صاحب پنشنر	سیکرٹری وصایا	// //
ملک محمد شفیع صاحب	پریذیڈنٹ	محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ
خواجہ جلال الدین صاحب	سیکرٹری مال	// //
قریشی محمد عبداللہ صاحب	سیکرٹری امور عامہ	// //
قریشی محمد صادق صاحب	سیکرٹری اصلاح وارشاد	// //
مولوی رشید احمد صاحب چغتائی	سیکرٹری تعلیم	// //
بابو کرامت اللہ صاحب	سیکرٹری وصایا	// //
قاضی محمد منیر صاحب	پریذیڈنٹ	محلہ دارالیمن ربوہ ضلع جھنگ
قریشی حبیب اللہ صاحب	سیکرٹری مال	// //
مولوی محمد اسمٰعیل صاحب اسلم	سیکرٹری امور عامہ	// //
ماسٹر محمد شفیع صاحب	سیکرٹری اصلاح وارشاد	// //
چوہدری مبارک احمد صاحب	سیکرٹری تعلیم	// //
خلیفہ صلاح الدین صاحب	سیکرٹری وصایا	// //
کیپٹن محمد سعید صاحب	پریذیڈنٹ سیکرٹری مال۔	محلہ دارالرحمت غربی "الف" ربوہ ضلع جھنگ
ملک خدا بخش صاحب ہرل	سیکرٹری امور عامہ	// //
سید عبدالرحمٰن صاحب لدھیانوی	// اصلاح وارشاد	// //
صوفی بشارت الرحمٰن صاحب	// تعلیم	// //
قریشی افضال احمد صاحب	// وصایا	// //
چوہدری عبدالرحمٰن صاحب عزیز	جنرل سیکرٹری سیکرٹری مال صاحب	مکان نمبر ۱۲ از ٹاؤن ہال پاکپتن
سید اعجاز حسین صاحب	سیکرٹری اصلاح وارشاد سیکرٹری امور عامہ - خارجہ	پاکپتن ضلع منٹگمری
میاں وارث علی صاحب	سیکرٹری ضیافت	// //
منشی نور محمد صاحب	سیکرٹری تعلیم	// //
چوہدری نتھے خان صاحب	پریذیڈنٹ	کوٹھ نتھے خاں - ڈاکخانہ گمٹ - ضلع فیروزپور
چوہدری بشیر احمد صاحب چیمہ	سیکرٹری مال	// //
چوہدری سلطان احمد صاحب	سیکرٹری امور عامہ	// //
چوہدری جلال الدین صاحب	سیکرٹری زراعت	// //
چوہدری شریف احمد صاحب	سیکرٹری اصلاح وارشاد	// //

نام	عہدہ	مکمل ایڈریس
رائے محمد معصوم خانصاحب	پریذیڈنٹ	چک ۲۸ شمالی ننگلہ ضلع سرگودھا
رائے اللہ بخش صاحب	سیکرٹری مال	" "
رائے عبید اللہ خانصاحب	سیکرٹری امور عامہ	" "
محمد عبد اللہ صاحب	" اصلاح و ارشاد	" "
رائے اللہ بخش صاحب	سیکرٹری ضیافت	" "
چوہدری ولی محمد خانصاحب	پریذیڈنٹ	چک ۳۳ ج ب تحصیل و ضلع لائل پور
چوہدری عبد الغنی صاحب	سیکرٹری مال - امام الصلوۃ	" "
چوہدری غلام حیدر صاحب	پریذیڈنٹ	بنڈی بھاگو ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ
عبد الحق صاحب	سیکرٹری مال	" " "
چوہدری غلام حضور صاحب	سیکرٹری زراعت	" " "
چوہدری غلام نبی صاحب	سیکرٹری اصلاح و ارشاد	" " "
چوہدری محمد شہباز خانصاحب	" تعلیم	" " "
چوہدری محمد حیات صاحب	پریذیڈنٹ	چک ۳۶ ڈی ۵ تحصیل چونیاں ضلع لاہور
عبد القدوس صاحب	سیکرٹری مال	" "
چوہدری سردار محمد صاحب	سیکرٹری امور عامہ - زراعت	" "
چوہدری فیض احمد صاحب	سیکرٹری اصلاح و ارشاد	" "

نمبر ۱۵۳۰۲: میں کلیم اللہ خان ناصر ولد زین العابدین قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ ملازمت عمر بیس سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن کوہاٹ صوبہ سابق سرحد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ مارچ ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ــــ میری اس وقت جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ ماہوار آمد ایک صد پانچ روپیہ ہے میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتا ہوں۔ میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ تا زیست ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا تنخواہ میں کمی بیشی ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو اثاثہ میرا ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد: کلیم اللہ خان ناصر سینٹری انسپکٹر پبلک ہیلتھ ارگنائزیشن کوہاٹ۔ ۷/۳/۵۹

گواہ شد: بشیر احمد انچارج لیاقت میموریل ہسپتال کوہاٹ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کوہاٹ

گواہ شد: محمد احمد نعیم مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ حال متعین کوہاٹ

نمبر ۱۵۲۸۹ میں فضل الٰہی ولد مولا بخش قوم ڈار پیشہ تجارت عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ رامانند سٹریٹ کوئٹہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۲/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔

اس وقت ماہوار آمد تقریباً ۸۰/ روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

فقط المرقوم فضل الٰہی ولد مولا بخش قوم ڈار بقلم خود ۶/۲/۵۹

گواہ شد: کریم بخش ولد محمد عبد اللہ ڈار کوئٹہ

گواہ شد: عبد الکریم ولد جیون خان مشن روڈ کوئٹہ

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی موصی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۲۹۴: میں امۃ السلام زوجہ مرزا حمید احمد صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن منڈی بہاء الدین ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۲/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حق مہر مبلغ پانچ صد جو کہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے زیور طلائی وزنی پانچ تولے قیمت مبلغ پانچ صد روپیہ کل میزان ایک ہزار روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط المرقوم سید دلایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ۔

الامۃ: امۃ السلام زوجہ مرزا حمید احمد مکان ۶/۱۳۰ منڈی بہاؤ الدین۔

گواہ شد: چوہدری نذیر احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ منڈی بہاؤ الدین ضلع گجرات،

گواہ شد: مرزا حمید احمد ولد چوہدری نذیر احمد خاوند موصیہ منڈی بہاؤ الدین۔

نمبر ۱۵۳۰۸: میں نور بی بی بیوہ دولت قوم شیخ پیشہ خانہ داری

عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۷ء ساکن ماڈل ٹاؤن جی ڈاک خانہ و ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ مارچ ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں میں بیوہ ہوں اور مہاجرہ ہونے کے سبب کوئی رہائش کا انتظام نہیں ــ اس لئے میں اپنی لڑکیوں (سردار بی بی اہلیہ شیخ فضل احمد صاحب و رحیم بی بی اہلیہ شیخ فضل حسین صاحب) کے پاس ہی رہتی ہوں اور وہی میرا ہر طرح کا خرچ برداشت کرتی ہیں۔ میری لڑکیوں نے مجھے تحفہ کے طور پر ایک تولہ کی سونے کی بالیاں بنوا کر دی ہیں۔ میں انہی کے کل کی بابت وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ بالیوں کی قیمت اندازاً ایک سو روپیہ ہے اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم اس مد میں ادا کروں گی رسید حاصل کروں تو وہ وصیت کردہ رقم سے منہا کر دی جائے گی۔ ورنہ میری وفات پر میرے ورثاء ادا کریں گے۔ میری آمدنی تو کوئی نہیں۔ لیکن میں چار آنے ماہوار چندہ بھی ادا کیا کروں گی۔

الامۃ نشان انگوٹھا نور بی بی

گواہ شد عزیز احمد آر سیکو پوسٹ بکس ۳۲ لائلپور

گواہ شد: شیخ فضل حسین بقلم خود ماڈل ٹاؤن گلی ۱۷ لائلپور

"پاکستان اور بھارت کو خارجی خطرے کا مشترکہ مقابلہ کرنا چاہئیے"

کشمیر کا مسئلہ جلد حفاظتی کونسل میں پیش کر دیا جائیگا۔ (صدر ایوب خان کا اعلان)

راولپنڈی ۲۵ اپریل۔ صدر جنرل محمد ایوب خان نے کہا کہ برصغیر کو بیرونی خطرہ در پیش ہونے کی صورت میں پاکستان اور بھارت کو مل کر اس خطرے کا مقابلہ کرنا چاہئیے۔ آپ نے سرحدی تصادمات کو افسوسناک قرار دیا۔ اور کہا کہ دونوں ملکوں کے مفاد کا تقاضا یہ ہے کہ وہ اچھے ہمسایوں کی طرح پر امن زندگی بسر کریں۔ صدر سے پوچھا گیا تھا کہ کیا تبت کے حال ہی کے واقعات کے پیش نظر پاکستان سے متعلق بھارت کے طرز عمل میں کسی تبدیلی کا امکان ہے۔

صدر مملکت کراچی سے چک لالہ پہنچنے پر ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے۔ ہوائی اڈے پر جن اصحاب نے ان کا استقبال کیا۔ ان میں بری فوج کے کمانڈر انچیف ریئر ایڈمرل اے آر خان بھی شامل تھے

ایک نامہ نگار نے سوال کیا کہ پاکستان ممالک عربیہ کے اختلافات دفع کرنے کے لئے اپنا اثر و رسوخ استعمال کرے گا؟ آپ نے جواب دیا۔ ہمیں عرب ملکوں کے مفادات سے بڑی دلچسپی ہے۔ اگر پاکستان کے اثر و رسوخ سے متحدہ عرب جمہوریہ اور عراق کے تعلقات کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ تو ہم اس کے استعمال سے کبھی دریغ نہیں کریں گے۔ صدر مملکت نے الجزائر کے مسئلہ کو ایسے معقول طریقے سے حل کرنے پر زور دیا۔ جس کی بناء پر عرب مجاہدین کے مصائب دور ہو جائیں۔ اور موجودہ قتل عام بند ہو جائے آپ نے کہا کہ الجزائر کا مسئلہ محض الجزائر کی جلاوطن حکومت کو تسلیم کرنے سے حل نہیں ہو سکتا۔

کشمیر

جب صدر مملکت سے کشمیر کے بارے میں استفسار کیا گیا۔ تو آپ نے جواب دیا کہ وقت آنے پر میں آپ کو بتا سکوں گا کہ ہم کشمیر کے بارے میں کیا کچھ کر رہے ہیں۔ بہر حال آپ نے کہا کہ ہم جلد مسئلہ کشمیر حفاظتی کونسل میں پیش کر دیں گے۔

سرحدی تنازعات

صدر نے سرحدی تنازعات سے متعلق ایک سوال کے جواب میں کہا کہ پاکستان سرحدی تنازعات کو ختم کرنے کے لئے ہر ممکن احتیاط سے کام لے رہا ہے اس کے باوجود اگر سرحدی تصادمات عمل میں آتے ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ بھارتی فوج پاکستانی علاقوں میں ناجائز طور پر داخل ہو جاتی ہے اور اس کا یہ اقدام بے حد افسوسناک ہے۔ نامہ نگار نے صدر کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی تھی۔ کہ پاکستانی علاقوں پر بھارتی فوج کا تجاوز دن بدن بڑھتا جا رہا ہے۔ نامہ نگار نے اس تجاوز کے سدباب پر بھی زور دیا تھا۔

صدر مملکت نے کہا کہ ہمیں اچھے ہمسایوں کی طرح زندگی بسر کرنے کی عادت ڈالنی چاہیئے اور ایک دوسرے کو ڈرانے دھمکانے یا ایک دوسرے سے خوف کھانے کی عادت کو ترک کر دینا چاہیئے صدر نے اس خیال سے اتفاق نہ کیا کہ پاکستانی علاقوں پر بھارتی فوج کے مسلسل حملوں کی وجہ یہ ہے کہ بھارت پاکستان سے خائف ہے۔ صدر نے کہا کہ بھارت کو پاکستان سے خوفزدہ ہونے کی کوئی وجہ نہیں جب صدر سے اس حادثے کے بارے میں استفسار کیا گیا۔ جس کی وجہ سے بھارتی فوج نے مشرقی پاکستان کے ضلع تیرا میں داخل ہو کر ایک پاکستانی کو ہلاک کر دیا ہے۔ تو صدر نے کہا کہ اس واقعہ کی تفصیلات کا انتظار ہے۔

اقتصادی صورت حال

صدر مملکت نے ملک کی اقتصادی صورت حال کے بارے میں کئی سوالات کا جواب دیا اور امید ظاہر کی کہ ضروری چیزوں کی قیمتیں مستقبل میں گر جائیں گی۔ آپ نے کہا کہ ملک کے وسائل کسی سے پوشیدہ نہیں اور ہمیں وسائل کے اندر رہ کر خرچ کرنا چاہیئے۔ آپ نے کہا کہ افراط زر بھی قیمتوں کے بڑھ جانے کا موجب بنی ہے جو موجودہ حکومت کو ورثے میں ملی ہے آپ نے کہا کہ حالات کی اصلاح کے لئے پیداوار بڑھانا ضروری ہے جس کے لئے دو تین برس لگیں گے آپ نے کہا کہ اس وقت حالات پہلے کی نسبت بہتر ہیں صدر نے غلے کی گرانی کے بارے میں کہا کہ فصل پک چکی ہے اور وہ جلد منڈیوں میں آجائے گی جس کی وجہ سے حالات سلجھ جائیں گے آپ نے کہا کہ سال کے اس موسم میں ہمیشہ غلہ مہنگا ہو جایا کرتا ہے آپ نے کہا کہ لوگوں کو کفایت شعاری کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ اور بے ضرورت کوئی چیز نہیں خریدنی چاہیئے۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری والدہ صاحبہ کو کئی دنوں سے آنکھ کی شدید تکلیف ہے۔ اور ضعیفی اور کمزوری بھی دن بدن بڑھ رہی ہے۔ احباب کرام اور بزرگان سلسلہ والدہ صاحبہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (سردار رحمت اللہ قادیانی۔ ربوہ)

۲۔ میرا لڑکا عنایت اللہ کافی دیر سے بیمار ہے اور ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ جملہ احباب کرام سے درخواست ہے کہ عزیز کی صحت اور تندرستی کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمود احمد گھٹیالیاں ضلع گجرات)

موجودہ معیار زندگی برقرار رکھنے کے لئے سالانہ ایک ارب روپے تک سرمایہ لگانے کی ضرورت ہے

امریکی امدادی ادارے کی کانفرنس میں وزیر خزانہ مسٹر شعیب کی تقریر

کراچی ۲۵ اپریل۔ مسٹر محمد شعیب وزیر خزانہ پاکستان نے کہا کہ پاکستانی عوام کے موجودہ معیار زندگی کو صرف قائم رکھنے کے لئے اس امر کی سخت ضرورت ہے کہ ملک میں ہر سال اسی کروڑ روپے سے لے کر ایک ارب روپیہ تک سرمایہ لگایا جائے۔ اور اگر فی کس آمدنی بڑھانی مطلوب ہو تو اس صورت میں زیادہ رقم سرمایہ کے طور پر لگانا پڑے گی۔

وزیر خزانہ پاکستان امریکہ کے بین الاقوامی تعاون کے ادارے کے آخری اجلاس میں تقریر کر رہے تھے۔ وزیر خزانہ نے اندرونی اور بیرونی سرمایہ بڑھانے پر زور دیا اور کہا کہ قومی آمدنی کے مقابلے میں پاکستان میں سرمایہ لگانے کا تناسب پانچ فی صد سے کبھی نہیں بڑھا۔ اس کے مقابلے میں امریکہ میں یہ تناسب پچیس فی صد ہے۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ امریکی سرمایہ گزار موقع سے فائدہ اٹھائیں گے اور پاکستان میں سرمایہ لگانے کی کوشش کریں گے۔ آپ نے کہا کہ سرمایہ کاری کو فروغ دینے کے لئے اعلیٰ اختیار کا محکمہ وزارت صنعت میں قائم کیا جائیگا جو وزارت تجارت، وزارت خزانہ، منصوبہ بندی کمیشن اور صوبائی حکومتوں سے پوری طرح رابطہ رکھے گا آپ نے بتایا کہ حکومت نے غیر ملکی سرمایہ لگانے والوں کو کیا کیا رعایت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ آپ نے کہا کہ حکومت کا ہرگز یہ ارادہ نہیں کہ کسی ایسی صنعت کو قومی بنایا جائے جس میں غیر ملکی سرمایہ لگا ہوا ہو۔

مسٹر شعیب نے غیر ملکی امداد کے بارے میں کہا کہ ملک کے اقتصادیات پر اس کا اچھا اثر پڑا ہے۔ اگر پاکستان کو غیر ملکی امداد حاصل نہ ہوتی تو وہ ترقیاتی منصوبوں میں اتنی رقم صرف کرنے کے قابل نہ بن سکتا۔ آپ نے کہا کہ حکومت کی انتہائی کوشش یہ ہے کہ اسے جو بھی امداد ملے اسے بہترین مقصد کے لئے استعمال کیا جائے۔ آپ نے کہا کہ امریکہ گزشتہ چھ سال سے پاکستان کی تقریباً ایک سو ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل میں امداد دے رہا ہے ٭

ڈی۔ آئی ہائی سکول گھٹیالیاں کی سکول کمیٹی کا ضروری اجلاس

مورخہ ۳ مئی ۱۹۵۹ء بروز اتوار بوقت ۱۰ بجے صبح سکول کمیٹی ڈی۔ آئی ہائی سکول گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کا ایک ضروری اجلاس گھٹیالیاں سکول کے حال میں منعقد ہوگا۔ ممبران سکول کمیٹی کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اس نہایت اہم اجلاس میں شرکت فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔

خاکسار

قاسم الدین مینیجر

ڈی۔ آئی۔ ہائی سکول گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ